

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہے

۱۹۲۵ء

۱۹۵۲ء

# ویدوں کی

## ظلم رانی

سوامی دیانند کی زبانی اور سوامی دیانند کی ویدوں سے علمی

جسکو مصنفہ میرٹھ

سلطان المظاہرین محمد الکبیر خان کبیر - جلا پور می

پنڈت دھرم دیر جی آریہ نے سوامی دیانند کے اعتراض پر کہ مسلمانوں

قرآن سے ظلم اور قتل کی تعلیم ملی ہے یوں یہ لوگ ظالم ہیں

ترکی بہ ترکی جواب کو یا ہے

مطبع جتید برقی پریس ملی ٹرینڈنگ کرشلیع کیا

قیمت ایک آنہ

جون ۱۹۲۵ء علی

اس تبلیغی کام میں ہر شخص کو اعانت کرنی لازم ہے

جو صاحب زمین اگر دیکھیں کہ انکو ایک پاک بود و روپیہ دینے والو دور و غمگین بننے روپیہ دینے والی اتنی ہی تعداد میں ہر سال انکی حقین انکی جا چکا

جلد رسالہ مولوی محمد کبیر خان کبیر جلا پور می کو ملی حاجی کریم علی نورانی سوادگران جنت باز ریشہ داران دہلی سے طلب فرمائے



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناظرین سوامی دیانند صاحب اپنی بدھی کی موافق تیار حق پر کاش  
 سلاسل فقرہ ۵۳ میں قرآن مجید فرقان حمید پر معترض ہیں فرماتے ہیں  
 "اللہ کی راہ میں لڑو" ان سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ مار ڈالو تم ان کو  
 جہان پاؤ۔ قتل سے کفر بُرا ہے۔ یہاں تک اُلٹے لڑو کہ کفر نہ رہے  
 اور یہود کے دین اللہ کا انہوں نے جتنی زیادتی کری تم پر اتنی ہی تم ان کے  
 ساتھ کرو۔ منزل پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۱۹۰ تا ۱۹۳ بحقوق (دیانند  
 صاحب) اگر قرآن میں ایسی باتیں نہ ہوتیں تو مسلمان لوگ اتنا برا ظلم جو کہ  
 غیر مذاہب والوں پر کیا ہے نہ کرتے۔ بلا قصور کسی کو مارنا سخت گناہ  
 ہے۔ ان کے نزدیک مذہب اسلام کا قبول نہ کرنا کفر ہے۔ اور کفر سے  
 قتل کو مسلمان لوگ اچھا مانتے ہیں۔ یعنی کہتے ہیں کہ جو ہمارے  
 دین کو نہ مانے گا۔ اس کو ہم قتل کریں گے۔ چنانچہ وہ ایسا ہی  
 کرتے ہیں اور مذہب کی خاطر لڑتے لڑتے سلطنت کھو کر برباد ہو گئے  
 ان کا مذہب غیر مذہب والوں سے سخت ظلم کرنا سکھاتا ہے



ان سے پوچھنا چاہئے کہ کیا چوری کا عوض چوری ہی ہے۔ جتنا نقصان  
 ہمارا چور وغیرہ چوری سے کریں کیا ہم بھی (ان کا) چوری سے کریں  
 بالکل بے انصافی کی بات ہے کیا کوئی جاہل ہم کو گالیان دے تو ہم  
 بھی ان کو گالیان دیں یہ بات نہ خدا کی نہ خدا کے معتقد عالم کی اور  
 نہ خدا کی کتاب کی ہو سکتی ہے یہ تو خود غرض لا علم آدمی کی ہے۔  
 فقرہ ۵۱-۵۲-۵۰۸ میں مذکورہ اعتراض کے علاوہ کہتے ہیں  
 وہ ایسے بے علم لوگوں کے خیالی عقیدوں کو چھوڑ کر وید وکت مت ہی  
 سب انسانوں کے قبول کرنے کے لائق ہے جس میں آریہ مارگ یعنی  
 نیک دمیون کی راہ پر چلنا اور بدہ کی راہ سے باز رہنے کی تعلیم ملتی  
 ہے اور وہی سب سے افضل ہے۔ فقرہ ۷۷-۷۹-۸۱-۸۴  
 ۱۲۶-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۲-۱۴۴ وغیرہ میں بھی مذکورہ بالا اعتراض  
 کرتے ہوئے اپنی عقل و تمیز- فہم و ادراک- تہذیب و شرافت-  
 سچائی اور ایمان داری و انصاف کے جوہر دکھائے ہیں۔ جو صاحبان  
 فہم و انصاف پر سوامی صاحب کی سیاہ باطنی- بد عقلی- نا فہمی-  
 بے تمیزی- بد تہذیبی- بیوقوفی- جہل- نا انصافی- تعصب علم وید  
 سے بے بہرگی کا پورا پورا وقوف ہوگا۔ کیونکہ اعتراض مذکورہ بالا سے  
 واضح ہے۔ اگر درحقیقت وید اور ویدک دھرم کے رشیوں اور  
 علماء سنسکرت فاضل وید کی عقل ایسی ہی ہوتی ہے۔ تو ہمیں صبر  
 کرنا چاہئے۔ ہر بات جو بھی وہ کریں کم ہے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط



ناظرین آپ کے روبرو وہ عبارت جو سوامی صاحب نے کلام پاک  
 سے لی ہے موجود ہے جس میں اللہ کی راہ میں لڑنا۔ کن لوگوں سے  
 ان سے جو تم کو (مسلمان ہونے کے باعث) قتل کرتے اور  
 مارتے ہیں۔ (لہذا تم کو بھی اجازت ہے کہ) تم ان کو جہان ماؤ  
 مار ڈالو یعنی جس جگہ اور جہاں آکر وہ تمہارے مقابل ہو کر تم کو  
 ماریں اور تم سے لڑیں مار ڈالیں کیونکہ اس حکم کے پالنے سے  
 پہلے مسلمان ان بہت پرست ویدک مت والوں کے ہاتھ سے تکلیفیں  
 پاتے قتل ہو جاتے تھے مگر سرزمین ملاتے تھے قتل سے کفر براہی شاید سوامی  
 صاحب کے ویدوں میں کفر قتل سے بہتر ہوگا۔ اسی لئے بگردید  
 ادھیائے ۵ منتر ۲۲ میں لکھا ہے دراے انسان جس طرح میں  
 بدکرداروں کی گردن کاٹتا ہوں۔ ویسے ہی تو بھی کاٹ (کیا جرم  
 ویدک دھرم کے بموجب کافر ہونا) دیکھو ادھیائے ۱۶ منتر ۲۰  
 جگہ چاہئے کہ کوشش کر کے بدکردار اور بد اطوار انسان کی یقیناً  
 بیچ کنی کر دے۔ اور جو دان دھرم سے خالی (جو آریہ یعنی ویدک دھرم  
 نہیں رکھتا کافر ہے) ظالم بدکردار دشمن میں انکی صریحاً بیچ کنی  
 کر دے (کیونکہ مہاراج جی مکا دھرم کی شوگند سچ سچ کہنا ان گناہگاروں  
 کو جہنم لے آئے قتل پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ آپ کو تکلیف نہیں  
 پہنچائی۔ محض آپ کے ویدک مت سے خالی ہونے کے سبب آپ نے  
 انکو اپنا دشمن تصور کر کے انکی گردن کاٹنے اور دوسروں سے  
 انکو ان کے کا حکم دیدیا۔ غالباً یہ تو انصاف ہوگا۔ اسکو ایشو کا کلام  
 کہنا تو بالکل درست ہے نایشرم بھی دنیا میں کوئی چیز ہے (



قرآن پاک میں ان لوگوں کو قتل کر نیکا حکم ہے جو کافر مسلمانوں کو  
 قتل کر کے مسلمان بھی اوسکو قتل کریں اور وید میں یہ شرط نہیں  
 ہے کہ وہ ویدک مت والے کو قتل کرے تو ویدک مت والے  
 اوسکو قتل کریں۔ محض دھرم کا مخالف ہو قتل کرے یا نہ کرے۔  
 تکلیف دے یا نہ دے اوسکی گردن مار دو۔ انتہا پھر یہاں تک لڑو  
 ان سے کہ کفر نہ رہے اور یہود سے دین الٹا کا۔ انہوں نے جتنی  
 زیادتی کری تمیر اتنی ہی تم ان کیساتھ کرو سب جان اللہ کی پاک  
 ذات اس رحمان و رحیم عادل برحق کریم مطلق کی ہوتی تھی۔ یاد دہانی  
 نہ کرنا ایمو منوانہ لا یحب المفسدین تحقیق ہم فساد کرنے والوں  
 کو پسند نہیں کرتے انہ لا یحب المعتدین۔ تحقیق اللہ پسند نہیں  
 کرتا حد سے بڑھ جانے والوں کو دوستوں سے نہ دشمنوں سے۔ یعنی  
 کسیکو محض مخالف مذہب۔ بیدین یا دشمن ہو نیکی بنیاد پر قتل نہ کرو  
 اوس کے ساتھ فساد نہ کرو جیسا کہ دیکھو یجر وید منتر ۱۰-۱۱-۱۲  
 ۱۵- ہملوگ جس سے دشمنی کریں یا جو ہم سے دشمنی کرے اوسکو  
 ہم شیر کے منہ میں ڈال دیں اور راہ بھی اوسکو شیر کے منہ میں  
 ڈال دے، کیا خوب انصاف ہے محض دشمنی کے باعث  
 موت کی سزا اور وہ بھی شیر کے منہ میں ڈال دینے کی۔ لطف یہ ہے  
 کہ جو ہم سے دشمنی کرے اوسکو بھی ہم شیر کے منہ میں ڈالیں اور  
 جس ہم دشمنی کریں اوسکو بھی ہم شیر کے منہ میں ڈالیں ویدک  
 مت کے اخلاق میں دشمنی کی سزا موت جائز رکھا اور مانا گیا ہے  
 انصاف کہ ہونا ممکن تھا جبکہ منتر میں یہ عبارت اس طرح ہوتی کہ



جو ہم سے دشمنی کرے اُسکو ہم اور راجہ شیر کے منہ میں ڈالیں۔  
 اور جس سے ہم دشمنی کریں وہ اور راجہ ہمکو شیر کے منہ میں  
 ڈالیں۔ ورنہ یہ تو وہی مثل ہوئی "چیت بھی میری پٹ بھی میری  
 اٹھا میرے باوا کا" لہذا یہ وید سخت بے ایمانی اور ناقصاتی کی تعلیم دیتے  
 ہیں اور جو انکی حمایت یا تعریف کرے وہ بھی ایسی باتیں ایشور کی  
 نہیں ہو سکتیں اس سے سخت تعصب بے ایمانی - ناقصاتی -  
 ادھرم کی بول آتی ہے۔ (اگر یہی وید ہے جسکی سوامی دیانند تعریف  
 کرتے ہیں تو وہ تعریف نہایت شرم ناک غلط - جھوٹی ہے اسی دن  
 کا دو سرائی ہو بھر دیدادھیائے ۱۵ منتر ۱۹ - "ہملوگ جس سے  
 دشمنی کریں - یا جو ہم سے بچ کرے اوسکو ہملوگ (آریہ) تو خوا  
 جانوروں کے منہ میں ڈالیں (تاکہ وہ اُن کو تھوڑا تھوڑا پیر بھار کر  
 سکا سکا کر مار کر کھاویں - وہ دیدادھرم کی مورت سوامی دیانند  
 مہاراج اور دھیت آپ کے ایشور اور وید جسکی تعریف آپ بمقابلہ قرآن  
 پاک کے کریں - آپکی تعریف وید پر شرع صادق آتا ہے نہند نام رنگی کا فوہ  
 خدا کی شان ہے یہ بھی کہ کاٹھی بچی + حضور بلبل بستان کر لو ابھی  
 کیا درحقیقت آریہ سماج میں کوئی شخص بھی اس لیاقت کا نہیں  
 کہ وہ سوامی دیانند کے ایسے ناپاک اور غلط بیہودہ اعتراضوں کو دیکھے  
 اور اُن کو دیدون پہ جانچے اور سوامی دیانند کے لایعنی معنی لٹریچر  
 کو دیاسلانی دکھلائے اور ایسے دیدون کو دور سے ہاتھ جوڑ کر لغویت کا  
 نوٹس دے۔ اور ملاحظہ ہو بھر دیدادھیائے ۱۱ منتر ۳۰ - اے راجہ  
 جس طرح حفاظت کر نیوالے عالم کا پوتھر (پاک) شاگرد .....



ویدوں کے علم کو جاننے والا ہو کر دشمنوں کے قانون تباہ کر کے  
 آپ کے جاہ و شتم کو دوبالا کرتا ہے اسی طرح اور عالم لوگ کریں کہ  
 کیون مہاراج دیانند جی اب تو کہتے ہو گے دین الزام انکو دیتا تھا  
 قصور اپنا نکل آیا، یا بیجیا تیرا آسرا، شرم کون کیتی ہے کہ مرد  
 سامنے آئے حیف آپکی تعلیم اور عقل و فہم انصاف نیت بے نقصی  
 اور راستگوئی پر۔ یہ ویدوں کی پوجی اسپر یہ ناز اللہ اللہ مذہب عالم  
 خصوصاً کلام پاک قرآن مجید پر ایسے پورے کہ ایک یہودہ اعتراض شرم۔  
 کلام مجید کا وہ حکم جس پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ اسپر تو بے ایمان  
 سے بے ایمان سخت متعصب انسان کو بھی اعتراض کا کوئی پہلو  
 ہاتھ نہیں لگ سکتا۔ دنیا کو اس کے آگے سر تسلیم جھکانا پڑے گا  
 اور کہا ہو گا کہ سبحان اللہ ایک عادل۔ رحم۔ منصف اور کریم ہستی  
 کا پاک حکم ہے اس حکم پر تمام دنیا کے اخلاق کی کتابیں قربان  
 کی جائیں تو کم ہے خدا کے کلام ہونے کی خوبیاں اس میں صاف عیاں  
 ہیں عدل انصاف رحم۔ ناطر فدا ری کی مکمل تعلیم اسی کو کہہ سکتے ہیں اور  
 بس۔ مذکورہ بالا متدین عالموں کا کام جو وید کے ماہر ہوں دشمنوں  
 کے قانون تباہ کرنا ہے اے بد بخت دشمن سے تو دشمنی تھی مگر تمام قانون  
 کے بچوں بوڑھوں عورتوں نے تیرا کیا لگاڑا ہے۔ جو قانون تباہ  
 کر کے انکو مارا۔ کس لئے محض راجہ کا جاہ و شتم بڑھانے کے لئے ایمان  
 دھرم۔ دین کی ترقی کے لئے نہیں دنیا سے کفر مٹانے کے لئے  
 نہیں۔ ایشور کا جاہ و شتم قائم کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ راجہ کا جاہ  
 شتم دوبالا کرنے کے لئے اس سے ویدوں میں دینداری نہونے



اور دنیا کی دولت پر مر مٹنے کی تعلیم ہے لہذا جسکو دولت دنیا  
 دین کی دولت سے زیادہ مرغوب ہے اس کے واسطے دید کا حیلہ خوب  
 بہارا ہے جسکو دین پیارا ہے قرآن اوسکی آنکھ کا تار سے وید  
 سرتا پا دولت دنیا کی حرص آ زمین قتل خون غارت گری کا  
 بازار گرم کر نیکی جا بجا تخریص دلاتا ہے جسکے ثبوت میں شروع  
 آخر تک وید پر مبنی منتر بطور نمونہ ذیل میں پیش کرتے ہیں۔  
 دیکھو بکرو وید ادھیائے ۱۴ منتر ۵۱-۱۷ پر اگر مٹی (بہادر)  
 سپہ سالار! آپ ہم کو دلی راحت دینے والے ہوں۔ آپ  
 ہماری حفاظت کی خاطر تلوار۔ توپ۔ بندوق کو پکڑے۔  
 آپ ہرن کی کھال کو پہنے ہوئے تیر و کمان سے مسلح ہو کر ہمارے  
 ہماری حفاظت کے لئے آئیں۔ اور دشمنوں کی زبردست فوج  
 کو درخت کی طرح کاٹ کر فتح حاصل کیجئے۔ فرمائے دشمن کا  
 فوج رکھنا بھی آپکو سخت ناگوار ہے پھر وہ بھی اسی منتر کے بموجب  
 عمل کرے تو کیا نتیجہ برآمد ہو غرض وید میں سراسر فساد۔ غارت  
 قتل و غارت۔ لوٹ۔ مار کی تعلیم ہے) اور دیکھو۔

بکرو وید ادھیائے ۱۴ منتر ۶۲ و ۶۵۔ جن سے ہم نفرت کرتے  
 ہیں وغیرہ۔ یا جو ہم کو دکھ دیتے ہیں۔ انکو ہم اُن ہواؤں میں  
 ڈالکر اس طرح دکھ دیں جس طرح بلی کے منہ میں چوہا۔ (یہہ ٹمکنہ  
 اور سولہ ڈال۔ بھلا جو تم کو دکھ دیتے ہیں انکو وید نے اس طرح  
 مارنے کا حکم دیا ہے جیسے بلی چوہے کو مارتی ہے۔ مگر جس سے  
 جناب نفرت کرتے ہیں اوسکو یہہ سزا تجویز کرنا کس قصور پر ہوا



اُس غریب نے آپ کا کیا بگاڑا مگر یوں کہے کہ وید میں سحر ظلم و ستم  
دوسروں کو حقیر۔ ذلیل سمجھنا۔ نا انصافی کی تعلیم بقول شخصے۔

نو گارہی اندھیرا بھرا پڑا ہے۔ اسپر بھی جو دید کی مدح سرائی کرے  
اوسکا دین۔ ایمان جانے۔ اور دیکھو سحر دید ادھیائے، امنتر

۴۵۔ اے سپہ سالار کی عورت! تو میدان جنگ کی خواہش کرتی  
ہوئی دور ملک میں جا کر دشمنوں سے لڑائی کر اور انکو مار کر فتح  
حاصل کر۔ تو ان دور دراز ملکوں میں رہنے والے دشمنوں میں سے

ایک کو بھی مارنے بغیر مت چھوڑ رشا باش بڑھی رہو دور دراز ملکوں  
میں بھی بیٹھے ہوئے لوگوں کو چین نہ لینے دو جا کر قتل کرو اور ایک  
کو بھی زندہ چھوڑو۔ حیف۔ سو امی صاحب ذرا بیجائی کے گھونکھٹ

کو منہ سے دوڑتے دھٹائی چھوڑے کلام مجید پر کئے ہوئے اعتراضات  
سے منہ موڑے اور وید کی نیک با امن کہ کسی جیو کو ہتیا کرنا یعنی مارنا  
تو کیا ہنسنا یعنی دکھ بھی نہ دینا چاہئے والی تعلیم مقابلہ کیجئے دنیا کو

دھوکہ نہ دیجئے کہ وید میں کیونہ ان سے بھی تکلیف پہنچانا پاپ ہے  
فرمائے کہ وید کی تعلیم صلح کل اور پر امن۔ مبنی با خلاق ہے یا کلام مجید  
پاک کی دونوں آپ کے روبرو موجود ہیں۔ اور دیکھو

سحر وید ادھیائے پہلا منتر ۲۵۔ جو ڈشٹ ہم لوگوں سے مخالفت  
کرتا ہے۔ یا جس سے ہم مخالفت کرتے ہیں۔ تم اس بد کردار دشمن  
کو مختلف زنجیروں سے جکڑو۔ اور اسکو ان زنجیروں سے کبھی مت

چھوڑو۔ (واقعی جس سے آپ مخالفت کرتے ہیں وہ ضرور اس سزا  
کا مستحق ہے دو چوری اور سینہ زوری اسی کا نام ہے دیا دین آپ



پٹے بھٹیاری کا، اسی کا نام انصاف ہے۔ افسوس یہ ظالمانہ۔  
 جابرانہ تعصب اور بیٹ دھرمی کی تعلیم سوامی دیانند صاحب کو  
 ایسی مرغوب ہے کہ تعریف کرتے نہیں آتے۔ پھر اسپرہٹھی  
 جیسی ہمنے اوپر دکھائی کہ قرآن کریم کی باہن منصفانہ تعلیم پر ظلم کا  
 اتہام بقول شخصہ وچہ دلا اور ست دزدی کہ بکف چراغ دارو۔  
 (آہ ہمنے ایکو ویدون کے مذبح کی سیر کرائی جس میں انسان ذبح  
 کئے جاتے ہیں کس تصور پر کہ ہم ان سے ناراض ہیں۔ یا نفرت کرتے  
 ہیں۔ یا ہم کو ان سے دشمنی ہے یا وہ فوج رکھتے ہیں صاحب تلج  
 و تخت ہیں) جیسا گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ اسی منتر کے بموجب  
 راج الٹ دینے کی تدابیر کج رہی ہیں (یا وید کے دھرم سے خالی ہیں یعنی وید  
 کو نہیں مانتے چاہے کتنا دور دراز ملکوں میں رہتے ہیں وہیں جا کر  
 سپہ سالار کی عورت ایک ایک کو فرج کر کے کیونکہ زندہ تھوڑے چاہے  
 وہ بالکل بے تصور ہوں۔ یہ کر وید ادھیائے ۱۔ منتر ۲۷ کے دشمن!۔  
 تو کبھی بھی ہدایت کی روشنی حاصل نہ کر سکے۔ تیرا آئندہ دینے والا علم  
 مجھے کبھی بھی آئندہ دے۔ اس منتر میں تیج زبان کے جو ہر دیدہ بگوان نے  
 دکھلائے ہیں جسکو سنکر پیچھے کا دل رکھنے والا بھی کانپ جائے گا یعنی  
 اسکی تعلیم بھی اسکو آئندہ دے اور وہ ہدایت کی روشنی نہ پاسکے  
 ظلم۔ ظلم ظلم۔ اندھیر۔ اندھیر کیسی کمینہ حرکت ہے اور دیکھو کر وید  
 ادھیائے ۲۸۔ اے انسان جس طرح بھی دشمنوں کو ہلاک کیا جاسکے  
 اسی قسم کے کاموں کو کر کے سدا ہی راحت سے زندگی بسر کر۔  
 رکتی شرم ناک حرکت ہے کہ اپنی زندگی کو راحت سے بسر کرنے کی



غرض سے جس طرح بھی ممکن ہو انسانوں کو قتل کیا جائے یہ وید کی تعلیم اور ایشور کا حکم ہے یہی دھرم اور دھرم کا معیار۔ مکتی یعنی نجات کا ذریعہ ہے۔ یا (وہ کہ جب تک قتل کیا جاوے تو تم بھی مجبوری قتل کر سکتے ہو مگر اس انتقام میں زیادتی نہیں کر سکتے جتنا کہ تمہارے ساتھ کیا گیا ہو اتنا ہی تم بھی کر سکتے ہو۔) اور دیکھو

یجودید اوصیائے ۱۷ منتر اور ۲۰۔ اے پرماत्मन! میں دشمنوں کی ہلاکت .... کے لئے آپ کو اپنے دل میں قائم کرتا ہوں (چہ خوش دیا لو پر ماتا بہ نفس نفیس آریوں کے دل میں سوار ہو کر) ہلاک کرنے کا کام انجام دیتے ہیں۔ وید ایشور کی دیا دیکھی دھرم کی واسطے نہیں محض آریوں کے دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے یہ تشابہیہ حرکات کرتے ہیں۔ افسوس۔ شرم۔ اور دیکھو یجودید اوصیائے ۱۷ منتر ۹۔

اے سپہ سالار! آپ طاقت حاصل کریں اور اس زمین کو اپنے قبضہ و تصرف میں لائیں۔ دشمنوں کو منہ کے بل گرائیں۔ ہائی اور فوج کے مالک راجہ کی مانند آپ اپنے دشمنوں کو نہایت ہی دکھ دینے والے ہتھیاروں سے مارے ہوئے ان کے گلے میں پھانسی ڈالیں۔ اور رُودر رُولِعت پھٹکار کرین (افسوس) وید نے قتل و غارت کرنے دولت دنیا پر قابض ہونے میں تو کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اس منتر میں گالی دینے کا بھی سبق آریوں کو پڑھا دیا حیف راجہ کا گویا فرض ہے کہ وہ دشمنوں کو نہایت دکھ دینے والے ہتھیاروں سے مارے اور ان کے گلے میں پھانسی ڈالے مسلمانوں۔ اس تعلیم کو بغور سمجھ لو گورنمنٹ انگریزی کی قدر و درہ



تمہارا یہی شہر سو راجہ حال ہونے پر ہو گا جس کا حکم دید مقدس  
 میں صریح ہے) اور دیکھو یجر ویدادھیا کے ۱۲۔ منتر ۱۳ راجہ کو  
 چاہئے کہ آگ کی طرح دشمنوں کو تباہ کرے (جیسا کہ آگ تباہ  
 کرتی ہے کہ کسی شے کو راکھ بغیر کئے نہیں چھوڑتی اسی طرح  
 راجہ بھی دشمنوں کا نام و نشان باقی نہ چھوڑے۔ اگر آج ہندوستان  
 میں آریہ راج ہوتا تو سو راجہ کے طالبوں اور مسلمان۔ عیسائی  
 وغیرہ جینی سناستی اور سکھ۔ برہمہ وغیرہ لوگوں کو اسی طرح نام نشان  
 سے مٹا دیا جاتا۔ جیسا کہ کسی مکان کی چیزوں کا نام مٹو دے سے مٹا  
 ہے۔ نشان باقی نہیں چھوڑتی) اور دیکھو۔

یجر ویدادھیا کے ۱۱ منتر ۸۔ جو ہم سے دشمنی کرے۔ جو ہمارے ہمتی ملے  
 کرے۔ جو ہم کو دھوکا دے۔ اور مکاری کرے ایسے تمام انسانوں کو  
 جلا کر بھسم یعنی راکھ کر ڈال۔ (دیکھئے جلا کر راکھ کر ڈالنا  
 دید نے آریوں کو کس کس بات پر بتلایا ہے۔ جو ہم سے دشمنی  
 اس کو جلا کر راکھ کر ڈالو۔ جو ہمارے یعنی آریوں کی بُرائی کرے یا  
 جو آریوں کو دھوکا دے۔ ان سے مکاری کرے ان باتوں کی سزا  
 دید نے آریوں کو راکھ کر ڈالنا بتایا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ یہ  
 اور دیگر ناظرین سوامی دیانند کے اعتراضات کو جو سمنے رسالہ کے  
 شروع میں درج کئے ہیں بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ قرآن پاک  
 پر اعتراض کرنے اور ویدوں کی ملح سرائی میں کیا راز ہے مگر کوئی  
 معشوق ہے اس پردہ رنگاری میں۔ چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے  
 ستمگاری میں سوامی دیانند صاحب بندہ نہ رہے اور دید میں



شروع سے آخر تک دولت کے حصول کے سوا کوئی تعلیم نہیں  
 مذہب یعنی خدا پرستی سے وید کو کوئی تعلق نہیں اگر پرستش کا  
 کچھ حیلہ ہے بھی تو وہ مادہ۔ مادی اشیاء حصول سورا جیہ دولت  
 کی دعا اگر آگے بڑھے اور پوجا یعنی عبادت کا کچھ ذکر آیا تو وہ بھی  
 مادہ پرستی تک محدود ہو گیا۔ اب ناظرین خود غور کریں کہ  
 کلام مجید کی پاک تعلیم اور ویدوں کی شرعی۔ فساد دی۔ خونی۔  
 ظالمانہ۔ دولت و زر و مال و ملک کی تحریص۔ آز۔ لالچ۔ ولایتی  
 تعلیم۔ گویا حمایت کی گدی کا غریبی پر لات پھینکنا ہوا۔ اب  
 فرمائیے قرآن کی تعلیم نے کہاں بتلایا ہے کس جگہ یہ فقرہ آیا  
 ہے جو مسلمان نہ ہو یا مسلمانوں سے دشمنی کرے یا مسلمان اس  
 سے دشمنی کریں یا کوئی بد اطوار۔ بد چلن ہو۔ ظالم ہو۔ بد کردار۔  
 یا مسلمان کے سوا دوسرا صاحب حکومت ہو او سکوت قتل کر دے  
 یا پھانسی دو یا شیر کے منہ میں خونخوار جانور کے منہ میں ڈالو۔ جلا کر  
 لہا لکھ کر دو۔ درخت کی مانند کاٹ ڈالو وغیرہ یا یہ کہ تیرا علم تجھ کو  
 ہدایت کی روشنی دے اور تجھے تیرا علم آرام دینے والا نہ ہو وغیرہ  
 اس رنگ کی تعلیم جو وید نے دی ہے اگر قرآن پاک میں اشارہ تھا  
 دکھلاؤ تو تم سچے۔

ناظرین اس ظالمانہ بیرحم۔ جابرانہ باتوں کو سنتے سنتے اگتائے ہون  
 گے وید میں الف سے لے تک ایسی ہی تعلیم ہے و مشتے نمونہ  
 از خروارے کے طور پر تھوڑی آپ کے رو برو رکھ کر یہ بتلادیا  
 کہ وید کی تعلیم کا یہ رنگ ہے اس رنگ کی تعلیم پایا ہوا شخص







کہ سوامی دیانتد کو دیدون کا قطعی علم تھا۔ وہ اس سے قطعی محروم  
 بے نصیب۔ بے پرہ تھے۔ پھر اگر خاطر التسلیم کر لیا جائے کہ وہ  
 سنکرت کے ماہر و دیدون کے عالم تھے تو لازم آتا ہے کہ سخت  
 متعصب۔ ہٹ دھرم۔ ایمان۔ راستی۔ سچائی سے بے لوث  
 اور متراختے کہ قرآن پاک کی تعلیم پر ایسے بیہودہ۔ لغو جھوٹے الزام  
 لگائے۔ دانا دشمن بھی ہرگز ایسا نہیں کر سکتا لہذا عقل بھی سوامی  
 صاحب کے پاس خیر صلا ہی تھی۔ ہمیں افسوس ہے کہ آریہ سماج  
 میں باوجود لکھے پڑھے آدمیوں کے شریک ہوتے ہوئے وہ اپنے  
 گرد کی ایسی لغو حرکات کی پر تال کر کے گرد کی اصلاح کر کے ایسے  
 تمام اعتراض جو ان کے گرد نے یا جہلا آریوں نے دیگر مذاہب  
 پر کئے ہیں جنکی زد و دیدون کی چاند پر آکر پڑتی ہے۔ ساتھ ہی  
 دیدون کی پول جو قدیم سے کھانے پکانے کا ٹھیکرہ ہے کھلی جاتی  
 ہے۔ کاش آریہ ایسے اعتراض جو واقعی کسی مذہب پر عاید ہوتے  
 ہوں تو کریں جن سے کوئی نتیجہ برآمد ہو سکے۔ ایسی جھوٹی باتوں کو  
 ثبات نہیں ہو سکتا۔ کاٹھ کی ہانڈی دوبارہ نہیں چڑھتی۔  
 سوامی دیانتد کے اعتراض کلام مجید پر بعینہ ایسے ہیں جیسا کہ  
 ایک اند ہے کا جسکو دہوپ کی جھک کا عکس بھی نہیں محسوس  
 ہوتا وہ ایک خوبصورت اور حسین شخص کی (جسکو دنیا آنکھوں سے  
 دیکھ بھال رہی ہے) بد صورتی کا اعلان کرے اور سیر معترض ہو  
 کیونکہ سوامی دیانتد عربی۔ فارسی۔ اردو انگریزی سے قطعی نا آشنا  
 تھے اور قرآن مجید اور اس کے ترجمے غمو گمان زبانوں میں جن سے



سوامی دیانت کی آنکھیں بند۔ ذہن کند۔ عقل مند تھی گویا قرآن  
 کے لیکے سوامی دیانت اندھے تھے جو نہ قرآن مجید کی خوبی کو  
 جان سکتے تھے نہ بُرائی کو پہچان سکتے تھے اوس کے محاورات  
 استعارات وغیرہ سے گورہ تھے۔ لہذا قرآن مجید کے متعلق  
 انکا کچھ لکھنا لا طائل فصول۔ بیکار تھا اور اگر لکھا تو اُن کے  
 بیجا غضب۔ ہٹ دھرمی۔ بی ایمانی۔ نا انصافی۔ ظلم پر مبنی  
 سمجھا جانا چاہئے۔

### طیار ہین

قربانی کا ثبوت دید سے اور روح دما دہ پیدا شدہ ہین دید سے ثابت کیا ہے۔  
 الہام۔ اسمین دیدون کے معیار الہام پر اپنے رسالے کو الہامی۔ انلی۔ لافانی ثابت  
 کیا ہے جس سے وید کا دعویٰ الہام باطل ہو جاتا ہے اور تاریخ دنیا جس میں انسان  
 کی پیدائش ۶۔ ۷ ہزار سال ثابت کی ہے جس سے آریون کا دوارب برس کا دعویٰ  
 غلط ثابت ہو جاتا ہے اور۔ ویدون کی فحش میانی سوامی دیانت کی نہ یانی اور  
 سوامی دیانت کی دیدون سے لاعلمی اور

بہت رسالے قابل طبع ہین اگر مسلمان اصحاب تنو تنو سچا سچا سالون کے  
 مستقل خریدار بن جائیں یا ایک ایک سالے کی چھپوائی سے مدد کریں۔  
 تو بہت جلد شایع ہو جائیں اور ہم دیدون کی تمام پول نیا کے رد و رد کھو کر رکھیں

المش  
 عبد الکبیر خان کوٹھی حاجی کرم الہی نور الہی سولگران بازار پیمار ادھی  
 پیر جی محمد ابراہیم صنایعہ باڑہ ہند و ر اودھلی سے طلب کریں